(۳۷)
قصاص سے لوگوں کی زندگی محفوظ ہو جاتی ہے

(فرمودہ ۲۸۔اگست ۱۹۱۴ء)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت کی:۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ[1]

اس کے بعد فرمایا:۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تم نے قتل کیا ایک نفس کو اور اپنی طرف سے بڑی احتیاط کی کہ اس کا پتہ نہ لگ سکے اور قاتل کا پتہ نہ چلے۔ بہت خفیہ در خفیہ تدابیر کے ماتحت اسے چھپانا چاہا۔ مگر پھر جس چیز کو خدا ظاہر کرنا چاہے اسے کون چھپا سکتا ہے۔ کیسی باریک در باریک خفیہ در خفیہ کارروائی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب یہ فیصلہ ہو جاوے کہ اس کو ظاہر کر دیا جاوے تو کون ہے جو اسے پوشیدہ رکھ سکے۔

تم نے کوشش کی کہ اس کو چھپاؤ مگر ہم نے اس کو ظاہر کر دیا۔ اور صرف ظاہر ہی نہیں کیا بلکہ اس قاتل کو سزا بھی دلوا دی۔ ہم نے حکم دیا کہ اس قاتل کو قتل کر دیا جاوے اور یہ قاتل کو قتل کرنے کی سزا بیہودہ نہیں بلکہ دنیا کی زندگی اس سے وابستہ ہے۔ جو شخص کسی کو بلا وجہ اور بلا کسی قصور کے قتل کر دے اس کو اس سے یہ دلیری ہو جاتی ہے کہ اوروں کو بھی قتل کر دے۔ تعداد کا معاملہ الگ ہے اس کی جرأت اور اس کے دل کی حالت یہ چاہتی ہے کہ وہ ہزاروں کو بھی قتل کر سکے تو جو شخص ایک دفعہ ایسی جرأت کرے دنیا کی زندگیاں اس کی

طرف سے غیر مامون اور غیر محفوظ ہو جاتی ہیں۔اس سے بچانے کیلئے یہ تدبیر بتلائی کہ ایسے آدمی کو قتل کر دیا جاوے اس لئے قرآن کریم میں ایک جگہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ[2] فرمایا ہے۔تو پچھلے باقی ماندہ آدمیوں کی زندگیاں بچانے اور مقتول کا قصاص یعنی اس کی جان کا بدلہ لینے کیلئے بھی یہ مناسب ہے کہ اس کو قتل کر دیا جاوے۔تو فرمایا ہم نے تمہاری شرارت کو ظاہر کر کے مقتول کا بدلہ لیا۔یہ ہم نے لغو نہیں کیا بلکہ لوگوں کو زندہ کرنے اور ان کی جانیں بچانے کیلئے ہم نے ایسا کیا۔

مجرم اپنے جرم کو چھپانے کی بڑی کوشش کرتا ہے۔چوروں کو دیکھو وہ اس لئے کہ ہمیں چوری کرتے وقت کوئی دیکھ نہ لے بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں اور اس لئے کہ کسی کو پتہ نہ لگ سکے وہ دن کے وقت چوری نہیں کرتے کیونکہ دن کے وقت آدمی دیکھ لیتے ہیں اس لئے انہوں نے رات کا وقت چوری کے لئے رکھا ہے۔پھر وہ اتنی احتیاط کرتے ہیں کہ دنوں کو دیکھ لیتے ہیں کہ کون سے ہیں۔مثلاً یہ کہ گھر کا مالک گھر میں نہ ہو اور یا پکڑنے والا مرد کوئی گھر پر نہ ہو۔پھر وہ راتیں مخصوص کر لیتے ہیں کہ کونسی ہوں پھر وہ ایسی آہستہ چلتے ہیں کہ ذرا سی بھی آہٹ نہ ہو۔باوجود اتنی احتیاطوں کے پھر بھی گورنمنٹ کے قید خانوں کو جا کر دیکھ لو کہ بھرے پڑے ہیں۔ہزاروں چور پکڑے جاتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ کتنی کوششیں اپنے جرم کو پوشیدہ رکھنے کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم شریر کی شرارت اور مجرم کے جُرم کو آخر کار ظاہر کر ہی دیتے ہیں۔سب سے بڑی تسلی جو مجرم اپنے دل میں رکھتا ہے اور جو اس کو اس جرم پر دلیر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے بڑی احتیاط کر لی ہے میرا جرم ظاہر نہیں ہوگا اور نہ میری لوگوں میں ذلت ہوگی اور میرے فعل کا کسی کو علم نہیں ہوگا۔چور چوریاں کرتے ہیں پھر وہ اپنی طرف سے اس کے نشان اس طرح مٹاتے ہیں کہ کسی کو بالکل علم نہ ہو سکے۔مویشی چرا لئے اور دریا میں سے آٹھ آٹھ دس دس میل گزر گئے تا کہ کسی کو نشان نہ مل سکے مگر اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے ایسے علوم پیدا کر دیئے ہیں کہ ان کے ذریعہ خواہ چور بیس بیس میل پانی کے اندر سے گزر جائے تا ہم اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔

یہ ہم کو نصیحت کی ہے۔مجرم کو جرم پر دلیر کرنے کیلئے یہ کافی ہے کہ اسے امید ہوتی ہے کہ میرا پتہ نہیں لگ سکے گا اور یہی امید اس کو جرم پر دلیر کرتی ہے۔فرمایا خوب یاد رکھو کہ کوئی جُرم کبھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔چور رات کے وقت چوری کو جاتا ہے۔کیوں؟ دن کو

اس کے دل میں آدمیوں کا ڈر ہوتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ پھر وہ اپنے دل کو بڑی بڑی تسلیاں دیتا ہے اور ڈر دور کرتا ہے اور وہ چوری کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوب یاد رکھو ہم ایسی باتوں کو آخر کار نکال ہی دیا کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے قید خانے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مجرم چھپا نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجرم کا جرم ظاہر کرنے کے لئے بڑے بڑے سامان پیدا کئے ہیں۔ لوگ بڑے بڑے ظلم کرتے ہیں لوگوں کے حقوق کو تلف کرتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہیں لگے گا۔ تو یاد رکھو کہ کوئی مجرم جو اپنے جرم پر اصرار کرنے والا ہو ایسا نہیں ملے گا کہ آخر کار اس کا جرم ظاہر نہ ہو گیا ہو اور اس کا راز پوشیدہ رہا ہو اور یا وہ تادمِ مرگ باعزت رہا ہو۔

یہ نصیحت کی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ تمام راز ظاہر کر دیتا ہے۔ کوئی زانی ہو، شرابی ہو، چور ہو، ڈاکو ہو، فریبی ہو، دغا باز ہو، اللہ تعالیٰ تمام کے رازوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ لوگ بہتیرا چھپاتے ہیں لیکن آخر کار راز کھل جاتا ہے۔ فرمایا تم یہ سمجھ کر کہ کسی کو علم نہ ہوگا کسی جرم پر جرأت مت کرو۔ انسان اگر یہ یقین کرلے اور اس کے یقین کرنے کے لئے یہ عمدہ طریق ہے کہ وہ یہ سمجھ لے کہ وہ اگر جرم کرتا ہے اور ایک مدت تک اگر یہ نیک مشہور بھی رہے اور اس کی شرارت پر پردہ پڑا ہے تو وہ آخر کار ظاہر ہو ہی جاوے گا۔ جب انسان کو اس بات کا یقین ہو جاوے تو اسکے دل میں خدا تعالیٰ کا ڈر پیدا ہو جاوے گا اور وہ گناہوں سے بچ جاوے گا۔ خدا پر اسے یقین ہو جائے گا اور اگر خدا پر یقین نہ ہو تو کم از کم آدمیوں کا اس کے دل میں ڈر پیدا ہو جائے گا اور وہ اس شر سے محفوظ رہے گا۔ خدا پر انسان یقین کر لے تو جان سکتا ہے کہ یہ بات کیسی سچی ہے وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔

اب اس آیت کے ماتحت دیکھ لو کہ ہر ایک ملک میں جو جو ایجادیں ہوئی ہیں جہاں اور ایجادیں بڑھیں وہاں جُرموں کے متعلق بھی بڑی بڑی ایجادیں ہوئی ہیں۔ ایسے ایسے ہتھیار تیار ہوئے ہیں کہ لوہے کے دروازوں کو جس طرح پنیر کاٹا جاتا ہے کاٹ کر بِلا کھٹکے کے ان میں سے گزر جاتے ہیں مگر اس کے مقابلہ میں ان مجرموں کا پتہ لگانے کے لئے بھی بڑی عجیب ایجادیں ہوئی ہیں۔ ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے کہ آدمی اس کا ایک سرا اپنے گھر میں رکھ دیتا ہے اور اس آلہ کا دوسرا سِرا پولیس سٹیشن میں ہوتا ہے چور آتا ہے۔ چور بھی بڑی احتیاط کرتا ہے لیکن اس

کی ہر ایک حرکت کا پتہ پولیس والوں کو لگتا رہتا ہے اور اس کی ایک تصویر بھی اتر جاتی ہے یا بعض آدمی اس کا ایک سرا گھر میں اور دوسرا دفتر میں رکھ لیتے ہیں۔ چور آیا بس فوراً پتہ لگ گیا کہ فلاں کوٹھڑی میں چور ہے اور اسکا فوٹو بھی ساتھ ہی اتر آتا ہے۔ اور اسکا پتہ لگ جاتا ہے امراء کو اس سے بہت فائدہ پہنچا ہے اور وہ بہت کچھ ایسی وارداتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

شرارتیوں نے اپنی شرارتوں کی ایجادیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خباثتوں کو ظاہر کرنے کیلئے سامان پیدا کر دیئے۔ میں تو اس کو بھی ایک پیشگوئی ہی سمجھتا ہوں۔ اگر چوروں نے ایسی ایجادیں کیں کہ ان سے ان کا جرم پوشیدہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے جرم کو ظاہر کرنے کے لئے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ بڑی عبرت اور نصیحت کا مقام ہے۔ مجرم کو اپنے جرم پر دلیر کرنے والی چیز اور ان کیلئے یہ بڑی تسلی ہوتی ہے کہ ہم اپنے جرم کو چھپا لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی کیسے کیسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ مجرم کا جُرم کسی حالت میں مخفی نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مخفی در مخفی اور ظاہر حالات میں بھی اس کے فرمانبردار اور مطیع ہوں اور اس کے احکام کو ماننے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

(الفضل ۳۔ ستمبر ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ: ۷۳،۷۴ ۲؎ البقرۃ: ۱۹۰